سوال

(16) قطب وابدال کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ قطب اور ابدال کے وجود پر حدیث پیش کرتے ہیں۔ یہ حدیث کہاں ہے اور اس کی حیثیت کیا ہے؟ (سید عبدالناصر، ضلع مردان)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابی داود (کتاب المھدی باب 1 ح 4286) اور مسند احمد (ج 2 ص 316) میں ہے کہ:

"فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ الخ"

"پھر جب لوگ یہ دیکھیں گے تو اس کے پاس شام کے ابدال اور عراق کی ٹولیاں آکر اُس کی بیعت کریں گی۔ الخ)

اس کی سند قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ "صاحب لہ" بھی مجہول ہے۔

مسند احمد (ج 5 ص 322) کی ایک روایت میں ہے کہ:

"الأبدال فی ہذہ الأمة ثلاثون الخ"

"اس اُمت میں تیس ابدال ہیں۔۔۔ الخ"

امام احمد رحمة اللہ علیہ نے اس روایت کو "منکر" کہا ہے۔ اس کے راوی حسن بن ذکوان سخت مدلس تھے اور عن سے روایت کی ہے۔ عبدالواحد بن قیس ضعیف علی الراجح راوی ہے۔

نیز سیدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی ملاقات بھی ثابت نہیں۔ یعنی یہ سند ضعیف ہی ضعیف ہے۔

مسند احمد (ج 1 ص 112) میں ہے کہ:

"الأَبدالُ یکونونَ بالشّام الخ"

"ابدال شام میں ہوں گے ۔ ۔ ۔ الخ"

اس کی سند انقطاع کیوجہ سے ضعیف ہے ۔ شریح بن عبید کی سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے ۔ دیکھئےَ تعلیق الشیخ احمد شاکر علی المسند (ج 2 ص 171)

"وقال ابن عساکر : "ہذا منقطع" "اور ابن عساکر نے کہا : یہ منقطع ہے" (الحاوی للفتاوی 2/242)

معلوم ہوا کہ ابدالی والی تمام روایات ضعیف ومردود ہیں ۔ بعض علماء کا یہ قول کہ "فلاں شخص ابدال میں سے تھا" کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے اور نہ اس سے صوفیوں والے ابدال مراد ہیں ۔ اس لیے :

"نظم اللآل فی الکلام علی الأبدال"

اور

"الخبر الدال علی وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال"

جیسی کتابیں لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔

"ثِبتِ العَرَشَ ثُمّ انقُش" "پہلے تخت کو ٹھہرائیں پھر نقش نگاری کریں"

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سیف بن عمر (کذاب) وغیرہ کی روایات جمع کر کے ابدال وغیرہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے ۔ (دیکھئےَ الحاوی للفتاویٰ ج 2 ص 242)

قطب اقطاب والی ایک روایت بھی نہیں ملی ۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

"ومن ذلک أحادیث الأبدال والأقطاب والأغواث والنقباء والنجباء والأوتاد کلھا باطلۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

اوراس میں سے ابدال، اقطاب (جمع قطب)، اغواث (جمع غوث) ، نقباء (جمع نقیب) ، نجباء (جمع نجب) اور اوتاد (جمع وتد) کی تمام احادیث باطل ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انھیں باطل طور پر منسوب کیا گیا ہے ۔ (المنار المنیف ص 136 فقرہ : 307)

اسے ملا علی قاری نے بھی الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعہ (ص 470) میں نقل کیا ہے ۔ (شہادت، دسمبر 2001ء)

فائدہ :۔

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : فتنہ ہوگا ، اس میں لوگ اس طرح تپیں گے جس طرح سونا بھٹی میں تپتا ہے ۔ لہذا اہل شام کو بُرا نہ کہو کیونکہ اُن میں ابدال ہیں اور شامی ظالموں کو بُرا کہو ۔ ۔ ۔ پھر لوگ قتال کریں گے اور انھیں شکست ہوگی پھر ہاشمی ظاہر ہوگا تو اللہ تعالیٰ انھیں دوبارہ باہم شیر وشکر بنا دے گا اور اپنی نعمتوں کی فراوانی فرما دے گا پھر لوگ اسی حالت پر ہوں گے کہ دجال کا خروج ہوگا ۔

(المستدرک للحاکم 4/553ح 8658وسندہ صحیح وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی)

اس موقوف صحیح روایت میں ابدال کا ذکر ملتا ہے لیکن یہاں ابدال سے مراد نیک اور صحیح العقیدہ لوگ ہیں ،نہ کردینا کا نظام بدلنے یا چلانے والے لہذا اہل بدعت کا ابدال والی روایات سے نیک لوگوں کے بارے میں الوہیت اور ربوبیت والے عقائد گھڑنا باطل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ85

محدث فتویٰ